

## درد کو معنی میں بدلنا

درد انسان کے سب سے عام تجربات میں سے ہے۔ ہر دل اپنے حصے کے زخم لیے پھرتا ہے۔ نقصانات، دھوکے، ناکامیاں، بیماریاں ہوں یا مایوسیاں۔ اگر اس درد کو سمجھانہ جائے تو یہ تلخی، ناراضی اور ناامیدی میں بدل سکتا ہے۔ لیکن ایمان ہمیں سکھاتا ہے کہ درد کبھی بے معنی نہیں ہوتا؛ یہ ہمیں بڑھنے، بدلنے اور اللہ کے قریب آنے کی دعوت دیتا ہے۔

## درد پر عمومی انسانی رد عمل

جب انسان کو تکلیف پہنچتی ہے تو اکثر دو انتہاؤں میں چلا جاتا ہے:

### 1. انکار اور فرار

کچھ لوگ اپنے درد کو ماننے سے ہی انکار کر دیتے ہیں۔ وہ خود کو مسلسل کام، تفریح یا سماجی سرگرمیوں میں الجھالیتے ہیں۔ کچھ لوگ نقصان دہ عادات اپنالیتے ہیں۔ ضرورت سے زیادہ کھانا، ضرورت سے زیادہ خرچ کرنا یا حتیٰ کہ نشہ آور چیزوں کا سہارا لینا۔ ظاہری طور پر لگتا ہے جیسے وہ آگے بڑھ رہے ہیں، مگر حقیقت یہ ہے کہ زخم اندر ہی اندر سڑ رہا ہوتا ہے۔ مثلاً کوئی شخص کسی عزیز کو کھودے اور زبردستی یہ ظاہر کرے کہ وہ ”ٹھیک“ ہے، تو وہ وقتی طور پر غم کو نظر انداز کر لے گا، مگر بعد میں جذباتی طور پر بے حس اور دوسروں سے کٹا ہوا محسوس کرے گا۔

### 2. مایوسی اور الجھن

دیگر لوگ دوسری انتہا پر ہوتے ہوئے درد میں ڈوب جاتے ہیں۔ وہ واقعے کو بار بار دہراتے ہیں، مسلسل پوچھتے رہتے ہیں کہ ”میرے ساتھ ہی کیوں؟“ اور اسی تکلیف کو اپنی شناخت بنالیتے ہیں۔ ایک ناکام کاروباری معاملہ ان کی پوری زندگی پر حاوی ہو جاتا ہے: ”میں ناکام ہوں۔“ دوستی میں ایک دھوکا یہ سوچ پیدا کرتا ہے: ”کسی پر بھروسہ نہیں کیا جاسکتا۔“ یہ جنون زخم کو اور گہرا کرتا ہے، انسان تلخی اور ناامیدی میں پھنس جاتا ہے۔

یہ دونوں راستے اس سبق کو نظر انداز کرتے ہیں جو درد مہیا کرتا ہے۔ انکار ہمیں سیکھنے سے روکتا ہے اور مایوسی ہمیں تکلیف میں قید رکھتی ہے۔ دونوں راستے ہمیں درد کو معنی میں بدلنے نہیں دیتے۔

ایمان مگر ایک تیسرا راستہ دکھاتا ہے۔ نہ انکار، نہ مایوسی؛ بلکہ تبدیلی۔

## درد کو بدلنے کی قرآنی پکار

قرآن ہمیں بتاتا ہے کہ آزمائشیں زندگی کا حصہ ہیں (2:155)۔ مگر یہ مومن کے لیے سزا نہیں ہوتی، بلکہ اعلیٰ مقصد تک پہنچنے کا ذریعہ بنتی ہیں۔ ایک اور جگہ فرمایا گیا ہے:

”اللہ کے ساتھ وفاداری صرف یہ نہیں کہ تم نے اپنا رخ مشرق یا مغرب کی طرف کر لیا۔۔۔۔۔ اور وفاداری تو ان کی وفاداری ہے جو تنگی، بیماری اور جنگ کے موقع پہ ثابت قدم رہنے والے ہیں۔“ (البقرہ 2:177)

یہاں صبر کا مطلب بے عملی نہیں، بلکہ کردار سازی ہے۔ انصاف پہ ڈٹے رہنا اور انسانیت کے لیے نرم دل ہونا۔ درد، جب صبر کے ساتھ برداشت کیا جائے، تو معنی میں ڈھل جاتا ہے۔

## انبیاء اور صالحین سے سبق

- حضرت ایوب علیہ السلام صبر و استقامت کا پیکر تھے۔ انہوں نے صحت، دولت اور اہل خانہ سب کچھ کھو دیا، مگر اپنی فریاد کو دعائیں بدل دیا، بغیر اس کے کہ اللہ کی حکمت پر کوئی شکوہ کریں۔
- حضرت یوسف علیہ السلام نے بھائیوں کی سازش، غلامی اور قید کو برداشت کیا، اور آخر کار اپنے لوگوں کے لیے رزق اور معافی کا ذریعہ بنے۔
- ان کے بعد بہت سے نیک لوگوں نے اپنے درد کو اصلاحی تحریکوں، رحمدلی کے عملی کاموں، یا انسانیت کے لیے یاد دہانیوں میں بدل دیا۔

یہ شخصیات بتاتی ہیں کہ درد کہانی کا اختتام نہیں۔ بلکہ یہ اعلیٰ مقصد کی طرف ایک موڑ ہوتا ہے۔

## تکلیف کو خدمت میں بدل دینا

درد کو مقصد میں بدلنے کا طاقتور طریقہ یہ ہے کہ اپنی تکلیف کو دوسروں کی خدمت کا ذریعہ بنایا جائے۔ جنہوں نے غربت دیکھی ہو، وہ اکثر سب سے زیادہ سخی بنتے ہیں۔ جنہوں نے بے انصافی جھیلی ہو، وہ انصاف کے علمبردار بن جاتے ہیں۔ جنہوں نے گہرے دکھ سہے ہوں، وہ دوسروں کے لیے سب سے زیادہ ہمدرد بنتے ہیں۔ درد جب اللہ کے حوالے کر دیا جائے تو یہ ہمدردی کی زرخیز زمین بن جاتا ہے۔

## اپنے سفر میں معنی تلاش کریں

ہر آزمائش دو سوال لیکر آتی ہے:

1. یہ درد مجھے اپنے بارے میں، اپنی حدود اور ذمہ داریوں کے بارے میں کیا سکھارہا ہے؟  
درد ایک آئینہ ہوتا ہے جو ہمیں وہ پہلو دکھاتا ہے جو آسائش میں نظر نہیں آتے۔ مثال کے طور پر، ملازمت کھودینا ہمیں توجہ دلاتا ہے کہ ہم حیثیت یا مالی تحفظ پر کس قدر زیادہ انحصار کرتے ہیں، اور یہ ہمیں اپنی شناخت کو اقدار اور ایمان میں مزید مضبوط کرنے کی ترغیب دیتا ہے۔ رشتوں میں تنازعات ہماری عدم برداشت یا اناناکو بے نقاب کر سکتے ہیں، اور ہمیں عاجزی اپنانے اور باہمی گفتگو کو بہتر بنانے کی ترغیب دیتے ہیں۔  
جسمانی تکلیف بھی ہمیں سبق دیتی ہے: دائمی بیماری اور اچانک چوٹ ہمیں ہماری کمزوری اور بے بسی یاد دلاتی ہے۔ یہ تجربہ اُن لمحات کے لیے شکر گزاری کو گہرا کر سکتا ہے جن میں وہ اپنی صحت کو معمولی سمجھتے تھے۔ یہ جسم کی ذمہ دارانہ دیکھ بھال کی اہمیت کو اجاگر کرتا ہے اور اُن لوگوں کے لیے ہمدردی کو بیدار کرتا ہے جو روزانہ ایسے دکھ جھیلتے ہیں جن کا ہم نے کبھی تصور بھی نہیں کیا۔ یوں درد صرف ہمارے ساتھ پیش آنے والا واقعہ نہیں رہتا—وہ ایک استاد بن جاتا ہے جو ہمیں دکھاتا ہے کہ کہاں ترقی اور اصلاح کی ضرورت ہے۔
2. میں اس درد کو کیسے دوسروں کی مدد، اپنے ایمان کی مضبوطی یا دل کی صفائی کا ذریعہ بنا سکتا ہوں؟  
درد ہمیں الگ تھلگ کر سکتا ہے یا ہمیں کھول کر دوسروں کے قریب لانے کا باعث بن سکتا ہے۔ جس شخص نے کبھی دکھ کا کھایا ہو، وہ چاہے تو دنیا سے بدگمان ہو کر سب پر اعتبار ختم کر دے، یا پھر یہ فیصلہ کرے کہ وہ دوسروں کے لیے بھروسے اور سہارے کا ایک قابل اعتماد ذریعہ بنے۔  
اسی طرح، جو شخص بیماری سے لڑ چکا ہو، وہ یا تو خود تری کا شکار ہو جائے، یا پھر اپنے دکھ کو دوسروں کے لیے ہمدردی اور بہتر علاج کے لیے آواز اٹھانے میں بدل دے۔  
جب تکلیف کو ایمان کی نظر سے دیکھا جائے، تو یہ دکھ خدمت کا ذریعہ، عبادت میں گہرائی اور دل کی پاکیزگی کا سبب بن جاتا ہے۔

ان دو سوالوں کو پوچھنے اور ان پر غور کرنے سے کہ یہ درد مجھے کیا سکھارہا ہے؟ اور میں اس کو کیسے اپنے لیے بہترین اور خدمت میں بدل سکتا ہوں؟ یہ درد زخم نہیں بنتا، بلکہ نئی منزل کا دروازہ بن جاتا ہے۔

## مثال

- فرض کریں کسی کی نوکری اچانک چلی جائے تو فوری طور پر غصہ، افسوس یا مایوسی آسکتی ہے۔ مگر ایمان کی نگاہ سے وہ:
1. حقیقت کو سمجھنے کی کوشش: کیا وجہ کارکردگی تھی، حالات تھے یا سیاست؟ اس سے وہ غلط مفروضات سے بچ سکتا ہے۔
  2. نظام کے ذریعے انصاف کی تلاش: اگر نا انصافی ہو جائے تو وہ انصاف کو یقینی بنانے کے لیے مناسب ادارہ جاتی ذرائع یا قانونی راستہ اختیار کر سکتا ہے۔
  3. معافی یا صبر کا انتخاب: نظام جو کچھ فراہم کر سکتا ہے، اُس سے آگے بڑھ کر وہ دور استوں میں سے ایک کا انتخاب کر سکتا ہے: معافی (یعنی دل کی کڑواہٹ کو چھوڑ دینا) یا صبر (یعنی جدوجہد جاری رکھتے ہوئے اللہ کی حکمت پر بھروسہ کرنا)۔

یہ تکلیف پھر نئی سمت دیتی ہے—شاید وہ ایسا کام شروع کرے جو اس کی اقدار سے میل کھاتا ہو، یا اللہ پر بھروسہ مضبوط ہو جائے، یا دوسروں کے دکھ کو سمجھنے کی صلاحیت بڑھ جائے۔

## غور و فکر

کسی ایک تکلیف دہ تجربے کو یاد کریں۔ مختصراً لکھیں، پھر سوچیں:

1. اس وقت آپ کا پہلا رد عمل کیا تھا؟
2. اب اس میں آپ کو نئے سبق یا مواقع دیکھتے ہیں؟
3. یہ تجربہ دوسروں کی مدد، اللہ کے قرب یا اپنی اصلاح کے لیے کیسے استعمال ہو سکتا ہے؟

اس غور و فکر کے نتیجے میں کون سے اصلاحی اقدامات یا ذمہ داریاں، چاہے وہ آپ کی ہوں یا دوسروں کی، سامنے آتی ہیں؟  
آخر میں دیکھیں: صرف درد پر توجہ کرنے سے دل کی حالت کیسی ہوتی ہے؟ اور اسے معنی میں بدلنے سے کیسی؟

## اختتامی نوٹ

درد کو معنی میں بدل دینا زخم کو مٹانے کا ذریعہ نہیں دیتا—بلکہ اسے بدل دیتا ہے۔ ایمان ہمیں درد کو چھپانے کو نہیں کہتا؛ بلکہ اسے پیغام کے طور پر دیکھنا سکھاتا ہے۔ ہر کاٹنا، ہر آنسو، ہر نقصان یا تو ہمیں توڑ سکتا ہے، یا پھر ہمیں بلند کر سکتا ہے۔ فیصلہ اس بات پر ہے کہ ہم کیسا جواب دیتے ہیں۔